باب۔۲۷

حدود

قرآن: إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔

بے شک شراب اور جوا اور بُت اور پانسے یہ سب شیطان کے ناپاک کام ہیں، لہٰذا ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاجاؤ،(المائدہ:۹۰)۔

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ۔

بدکار عورت اور بدکار مرد کو ان میں سے ہر ایک کو سو سو کوڑے مارو،(النّور:۲)۔

الزَّانِي لَا يَنكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ۔

بدکار، بدکاری نہیں کرتا مگر اس کے جیسی بدکار عورت یا مشرکہ سے، اور بدکار عورت سے کوئی بدکاری نہیں کرتا مگر اس جیسا بدکار مشرک،(النّور:۳)۔

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ۔

اور جو مرد یا عورت چوری کرے ان کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ یہ ان کے افعال کی سزا ہے، اور خدا کی طرف سے عذاب ہے،(المائدہ:۳۸)۔

حدیث: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کوئی شخص زنا نہیں کرتا، شراب نہیں پیتا، چوری نہیں کرتا، اور نہ اچکا پن کرتا ہے، اس حال میں کہ وہ مومن ہو۔ راوی: ابوہریرہؓ۔(صحیح بخاری:۶۳۴۰)۔

رسول مکرمؐ نے شراب پینے والے کو چھڑیوں اور جوتیوں سے مارا ہے۔ اور حضرت ابو بکرؓ نے ۴۰ کوڑے لگائے ہیں۔ راوی: انس بن مالکؓ۔(صحیح بخاری:۶۳۴۱)۔

حضورؐ کے پاس نعیمانؓ کے بیٹے کو نشے کی حالت میں لایا گیا تو آپؐ نے ان لوگوں کو جو گھر میں موجود تھے حکم دیا کہ اس کو ماریں۔ لوگوں نے اس کو مارا۔ میں بھی ان مارنے والوں میں سے تھا۔ راوی: عقبہ بن حارثؓ۔(صحیح بخاری:۶۳۴۲، ۶۳۴۳)۔

نبی اکرمؐ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو شراب پیے ہوئے تھا۔ آپؐ نے فرمایا، اسے مارو۔ ہم میں سے بعض نے اس کو ہاتھ سے مارا، بعض نے جوتیوں سے مارا اور کچھ نے اسے اپنے کپڑوں سے بھی مارا۔ جب مار چکے تو ہم نے اسے بد دعا دی کہ خدا تجھے رسوا کرے۔ آپؐ نے فرمایا، اس طرح نہ کہو اور شیطان کی مدد نہ کرو۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۶۳۴۵)۔

آنحضرتؐ کے زمانے میں، حضرت ابو بکرؓ کے دَور میں اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے شروع میں، ہم شراب پینے والوں کو لاتے تو انھیں ہاتھوں، جوتیوں اور چادروں سے مارا جاتا۔ لیکن حضرت عمرؓ کے آخری دَور میں آپ نے شرابی کو ۴۰ کوڑے مارے۔ اور جب سرکشی اور فسق بڑھنے لگا تو ۸۰ کوڑے بھی مارے۔ راوی: سائب بن یزیدؓ۔ (صحیح بخاری: ۶۳۴۷)۔

حضورؐ کا فرمانا ہے کہ اللہ چور پر لعنت کرتا ہے۔ جو ایک بیضہ (یعنی کم قیمت چیز) چُرائے اور ایک رسی (یا قیمتی چیز) چُرائے، اس کا ایک ہاتھ کاٹا جائے۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۶۳۵۱)۔

زمانۂ رسالت میں (تلوار کی) ڈھال یا حجفہ کی قیمت سے کم کی چوری پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (صحیح بخاری: ۶۳۶۰ تا ۶۳۶۳)۔

بنی اسلم کا ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا اور کہا کہ میں نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے منہ پھیر لیا۔ اس نے سامنے جا کر پھر سے یہ بات دہرائی اور اس طرح چار بار ہوا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، تُو دیوانہ ہو گیا ہے اور پھر پوچھا کیا تُو شادی شدہ ہے؟ اس نے جواب دیا، جی ہاں۔ نبی مکرمؐ نے حکم فرمایا کہ اس کو عید گاہ میں سنگسار کر دیا جائے۔ جب اسے پتھر لگنے لگے تو وہ بھاگ پڑا، مگر اسے پکڑ کر پھر سنگسار کیا گیا، یہاں تک کہ اس کی موت واقع ہو گئی۔ راویان: جابرؓ اور ابو ہریرہؓ۔ (صحیح بخاری: ۴۹۱۵، ۴۹۱۶)۔

دو آدمی آنحضورؐ کی خدمت میں تنازعہ لے کر پہنچے اور عرض کیا کہ ہمیں انصاف دلایئے۔ آپؐ نے فرمایا، مسئلہ بیان کرو۔ ایک نے بیان کیا کہ میرا بیٹا دوسرے کے پاس مزدور تھا۔ اور میرے بیٹے نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا۔ میں نے اپنے بیٹے کو سنگسار ہونے سے بچانے کے لیے سو بکریاں اور ایک لونڈی بہ طور فدیہ دے کر چھڑا لیا۔ آنحضرتؐ نے فیصلہ دیا کہ فدیہ واپس کیا جائے گا۔ اور بیٹے کو کوڑے لگیں گے اور اسے ایک سال کو جلاوطن کر دیا جائے گا۔ جب کہ اگر عورت زنا کا اعتراف کر لے تو پھر اسے سنگسار کیا جائے گا۔ راوی: زید بن خالدؓ۔ (صحیح بخاری: ۶۲۰۶)۔

اہم فقہی پہلو:

(۱) اسلامی مملکت میں گناہ سے بچنے اور معاشرے کی اصلاح کے پیش نظر شریعت نے زنا، قذف، چوری اور شراب نوشی کے لیے سزائیں مقرر کی ہیں۔ انھیں "حدود" کہا جاتا ہے۔ حدود، اللہ کی طرف سے قائم کردہ سزائیں ہیں۔ جب کہ عام گناہ پر تادیب کی غرض سے اگر حکومت کی طرف سے سزائیں دی جائیں تو وہ "تعزیر" کہلاتی ہیں۔

(۲) اہم بات یہ ہے کہ حدود اُس وقت تک لاگو نہیں ہوتیں جب تک کہ کامل یقین نہ ہو جائے کہ افراد سے یہ گناہ واقعی سرزد ہوئے ہیں۔ اگر ثبوت حاصل کرنے میں کوئی شبہ باقی رہ جائے تو پھر ان سزاؤں پر عمل کرنے سے گریز کیا جاتا ہے۔

(۳) عام آدمی حد جاری نہیں کر سکتا۔ حد قائم کرنا سربراہ وقت یا اس کے ایسے نمائندے کا کام ہے جو مکمل سوجھ بوجھ کا حامل ہو اور ذمہ دار فرد ہو، (یعنی عدالت کا جج)۔

زنا کی حد:

- حاکم کے نزدیک زنا اُس وقت ثابت ہو سکے گا جب خود فریقین کی طرف سے ان کا اقرار سامنے آجائے، یا حمل قرار پا جائے۔ بہ صورت دیگر چار معتبر مرد ایک مجلس میں گواہی دیں گے۔ صرف تین افراد کی گواہی قابلِ قبول نہ ہوگی۔ بلکہ چار سے کم کی گواہی تہمت کہلائے گی۔
- جب زنا کا ثبوت مکمل طور پر مل جائے تو اس کے بعد حاکم کا حد جاری کرنا ضروری ہے۔ اس کے لیے کسی قسم کی سفارش کا ماننا جائز نہیں۔
- زنا کی سزا میں حاکم یا جج، رجم یعنی سنگسار کرنے کا، یا پھر ۱۰۰ کوڑے مارنے کا حکم سنائے گا۔
- حاکم کے سامنے اگر زنا کے فریقین میں سے کسی نے توبہ کر لی تو حد ساقط ہو جائے گی۔

قذف کی حد:

- کسی پر زنا کی تہمت لگانے کو قذف کہتے ہیں۔ قذف کبیرہ گناہ ہے۔
- قذف کا ثبوت دو مردوں کی گواہی سے ہو گا یا پھر خود تہمت لگانے والے کے اقرار سے ہو گا۔
- حدِّ قذف صرف اس وقت قائم ہو گی جب تہمت لگانے والا واضح الفاظ میں زنا کی تہمت لگائے۔ مثلاً کہے کہ تو زانی ہے، تُو نے حرام طور پر جماع کیا ہے، وغیرہ۔
- قذف کی حد میں بدن کے مختلف حصوں پر ۸۰ کوڑے مارے جائیں گے۔
- تہمت کی حد کی معافی کا حق صرف مقذوف کو ہے وہ بھی معاملہ عدالت پہنچنے سے پہلے پہلے۔ اگر یہ بات عدالت پہنچ گئی تو پھر حقوق العباد ختم اور حقوق اللہ لاگو ہو جائے گا۔

شراب نوشی کی حد:

- ہر نشہ لانے والی چیز حرام ہے۔ اور ایک حدیث کے مطابق ”جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے وہ تھوڑی بھی حرام ہے“، (ترمذی، ابوداؤد اور ابن ماجہ)۔
- انگور کا کچا پانی جب خود جوش کھانے لگے اور اس میں جھاگ پیدا ہو جائے اسے خُمر کہتے ہیں۔ اس کا ایک قطرہ پینے پر بھی حد قائم ہو جائے گی۔ خُمر کے علاوہ اور شرابیں پینے سے حد اُس وقت ہے جب کہ نشہ آ جائے۔ اور نشہ یہ ہے کہ پینے والا بات چیت صاف طور پر نہ کر سکے۔
- فقہا کے نزدیک وہ مسلمان جو عاقل و بالغ ہے اور اسے یہ علم بھی ہے کہ شراب حرام ہے، پھر بھی اگر وہ شراب پی لے، چاہے ایک قطرہ بھر ہی کیوں نہ ہو، تو اس پر حد قائم کی جائے گی۔
- شراب نوشی کی حد میں بدن کے مختلف حصوں پر ۸۰ کوڑے مارے جائیں گے۔

چوری کی حد:

- چوری یہ ہے کہ دوسرے کا مال چھپا کر ناحق لے لیا جائے۔
- چوری کے ثبوت کے دو طریقے ہیں۔ ایک یہ کہ دو مرد گواہی دیں کہ اس نے چوری کی ہے۔ دوسرا یہ کہ چور خود اقرار کر لے۔ چور کو مار پیٹ کر اس سے اقرار کرانا جائز ہے کیوں کہ کوئی چور آسانی سے تو اقرار نہیں کیا کرتا۔
- چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ لیکن ہاتھ کاٹنے کی کچھ شرائط ہیں:

(۱) چور عاقل و بالغ ہو

(۲) مال محفوظ مقام پر ہو جیسے مکان، دوکان، صندوق وغیرہ

(۳) راستے میں پڑی چیز کا اٹھا لینا چوری میں شمار نہیں ہو گا

(۴) صرف قیمتی اشیاء کی چوری، چوری کہلائے گی اور دس درہم یا تقریباً ۳۰ گرام چاندی سے کم کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔